بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ○

ماہنامہ اخبار احمدیہ

جرمنی

مدیر: مغفور احمد

کتابت: نصر اللہ ناصر

/ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ / صلح ۱۳۶۶ ہش / جنوری 1987ء /

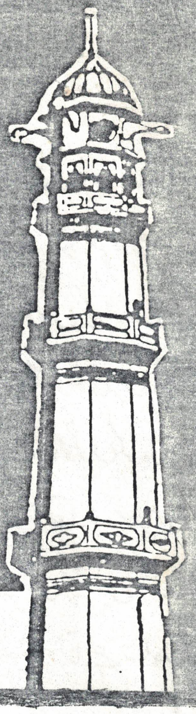

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

ایسے بن جاؤ کہ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے

تم اپنے سارے قویٰ کو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو!

توبہ کرتے رہو، استغفار کرو، دعا سے ہر وقت کام لو!

جماعت کیلئے اہم تربیتی نصائح:

"ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصّہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو۔ یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاءؑ کا ورثہ ہے...... ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔

دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصّہ ہے تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آجائے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کمی کسی قوت میں ہو اسے اس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔"

(باقی صہ ۲ پر دیکھیں)

نیکوں کی اولاد سے خدا تعالیٰ کا سلوک

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ایک واقعہ سنا ہوا ہے کہ ہارون الرشید نے امام موسیٰ رضاؒ کو کسی وجہ سے قید کر دیا۔ اور انکے ہاتھوں اور پاؤں میں رسیاں باندھ دی گئیں۔ اُس زمانہ میں سپرنگ دار گدیلے تو نہ تھے۔ عام روئی کے گدیلے ہوتے تھے۔ ہارون الرشید اپنے محل میں آرام دہ گدیلوں پر سویا ہوا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ اور آپؐ کے چہرہ پر غضب کے آثار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہارون الرشید! تم ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو۔ مگر تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم تو آرام دہ گدیلوں پر گہری نیند سو رہے ہو۔ اور ہمارا بچہ شدت گرما میں ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قید خانہ کے اندر پڑا ہے یہ نظارہ دیکھ کر ہارون الرشید بیتاب ہو کر اُٹھ بیٹھا اور ایک کمانڈر کو ساتھ لیکر اُسی جیل خانہ میں گیا اور اپنے ہاتھ سے اُنکے ہاتھ پاؤں کی رسیاں کھولیں۔ انہوں نے ہارون الرشید سے کہا۔ آپ تو اتنے مخالف تھے اب کیا بات ہوئی خود چل کر یہاں آگئے۔ ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا اور کہا میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ میں اصل حقیقت نہیں جانتا تھا اب دیکھو اُس زمانہ میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں کتنا بڑا فاصلہ تھا۔ ہم نے کئی بادشاہوں کی اولادوں کو دیکھا ہے کہ وہ در بدر دھکے کھاتی پھرتی ہیں۔ میں نے خود دلی میں ایک سقہ دیکھا جو شاہان مغلیہ کی اولاد میں سے تھا۔ وہ لوگوں کو پانی پلاتا ہوا تھا۔ مگر اُس میں اتنی حیا ضرور تھی کہ مانگتا کچھ نہ تھا۔ دوسری طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دیکھو کہ اتنی پشتیں گذرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ ایک بادشاہ کو رویا میں ڈراتا ہے۔ اور اُس سے حسنِ سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس اعزاز کا پتہ ہوتا اور اُن کو غیب کا علم حاصل ہوتا اور وہ محض اس عزت افزائی کیلئے اسلام قبول کرتے تو اُن کا ایمان صرف سودا اور دوکانداری رہ جاتا۔ کسی انعام کا موجب نہ بنتا۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۲۱۶)

مرسلہ: راشد محمود ملک

اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ کپورتھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اُس نے مخالفانہ رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپورتھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کیلئے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تمکو مل جائیگی۔ مگر جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کیخلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کیلئے عدالت میں جانیکی تیاری کرنے لگا تو اُس نے نوکر سے کہا کہ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا۔ کہ کھٹ کی آواز آئی اُس نے اوپر دیکھا۔ تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اُسکے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اُس نے پہلے فیصلہ کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کیلئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا اور اُنکے ایمان آسمان تک جا پہنچے۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۲۱۸-۲۱۷)

اولیاء اللہ کے صفات:

(بقیہ صفحہ آگے)

"ولی کیا ہوتے ہیں یہی صفات تو اولیاء کے ہوتے ہیں۔ اُن کی آنکھ، ہاتھ پاؤں، غرض کوئی عضو ہو منشاءِ الٰہی کے خلاف حرکت نہیں کرتے۔ خُدا کی عظمت کا بوجھ اُن پر ایسا ہوتا ہے کہ وہ خُدا کی زیارت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتے۔ پس تم بھی کوشش کرو۔ خُدا بخیل نہیں ع

ہر کہ عارف تر است ترساں تر"

(ملفوظات جلد پنجم ص۱۳۸)

بحوالہ الفضل

وہی مذہبی قوم غالب آتی ہے جسکا اعمال حسنہ کا پلڑا بھاری ہو

آئندہ نسل کی تربیت کیلئے خصوصی جہاد کی تلقین

پردہ کا مضمون بار بار یاد دھانی کے لائق ہے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات جمعہ کا ملخص !!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لنڈن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں دو فریقوں میں جب بھی محاربت ہو خواہ وہ دنیاوی رنگ کی ہو یا مذہبی رنگ کی ہو تو یہ ضروری نہیں کہ جب جنگ ختم ہو تو اُسی وقت یہ معلوم ہو کہ کونسا فریق غالب آنیوالا تھا بلکہ اہل بصیرت آثار سے ہی جان لیا کرتے ہیں کہ کس فریق نے بہرحال غالب آنا ہے۔

فرمایا۔ دنیا میں جنگ کے نتیجے میں معلوم کرنیکیلئے جو طریق رائج ہیں انمیں سے ایک کی طرف قرآن کریم نے بھی اصولی طور پہ اُنگلی اُٹھائی ہے اور ایک ایسا نقطۂ بنیادی پیش فرمایا ہے جسکی روشنی میں جنگ کے اختتام سے بہت پہلے ہی یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کون سا فریق غالب آنیوالا ہے. قرآن کریم فرماتا ہے

فامامن ثقلت موازینه ۝ فهو فی عیشة راضیة . و أمّا من خفت موازینه ۝ فامّه هاویة ۝ وما ادراك ماهی ۝ نار حامیة ۝

(القارعۃ : ۷ تا ۱۲)

فرمایا ثقلت موازینہ کا ایک معروف ترجمہ یہ ہے کہ جسکے اعمال کا وزن زیادہ ہو گا اور ایک یہ ہے کہ جسکے پلڑے میں زیادہ ساز و سامان ہوگا اور زیادہ قوی اور زیادہ مضبوط ساز و سامان ہوگا۔

فرمایا یہ دونوں پہلو کسی جدوجہد کے فیصلے کیلئے بہت ہی اہمیت رکھتے ہیں درحقیقت اگر اعمال کا ترجمہ بھی کیا جائے تو اسکا ترجمہ یہی بن سکتا ہے کہ وہ قومیں جو ٹھوس عمل کرنیوالی اور مسلسل محنت کرنیوالی ہیں، جو اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتیں، جن کے پلڑے میں بہت ہی مفید اور باقی رہنے والے اعمال ہیں اُنکی جب بھی ایسی قوموں سے لڑائی ہو جو سست اور غافل ہوں، جو اچھے کام کرنیکی اہلیت نہ رکھتی ہوں۔ محنت کی عادت نہ رکھتی ہوں تو وہ قومیں جو محنت کرنیوالی ہیں اور جنہوں نے اپنے لئے بہت کچھ بنالیا ہے وہ بہرحال غالب آئیں گی۔ دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ قومیں جنکے ہتھیار زیادہ مضبوط اور وزنی ہوں گے۔

فرمایا۔ یہاں ثقلت موازینہ اور خفت موازینہ میں ہرگز ظاہری وزن مراد نہیں بلکہ حقیقی وزن ہے یعنی ایسا ہتھیار جسمیں قوت زیادہ ہے تو قوت والے ہتھیار جسکے پاس زیادہ ہونگے وہ غالب آجائیگا اور محض جوش وخروش کام نہیں آئیگا۔

فرمایا۔ آئندہ زمانے کی جنگوں کا نقشہ حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کی روشنی میں اسی آیت سے واضح ہوجاتا ہے کہ آئندہ دنیا میں جب بھی ہولناک جنگیں ہونگی تو جس فریق کے پاس بھی وزن دار ہتھیار ہونگے قوت والے ہتھیار ہونگے وہ فریق غالب آجائیگا۔

فرمایا یہ دونوں ترجمے ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ جو قومیں محنت کرتی ہیں، جنکے اعمال کا پلڑا بھاری ہے خواہ وہ دنیا میں ہو خواہ دین میں ہو اسکے نتیجے میں یہ دونوں باتیں انکو حاصل ہوجاتی ہیں۔ اُنکے اعمال ان قوموں کی زندگی بنا دیتے ہیں، ان میں بقا پیدا کر دیتے ہیں اور اُنکے دفاع کے ہتھیار مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا اٹوٹ تعلق ہے، اقتصادی ترقی اور دفاعی صلاحیت کا، کہ اسکو دنیا میں کبھی کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جو بھی اسکو نظر انداز کرتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ جتنا زیادہ کوئی قوم اقتصادی لحاظ سے ترقی کریگی اتنا زیادہ لازماً اسکو اپنا دفاع بھی مضبوط کرنا پڑیگا۔

مذہبی قوم وہی غالب آتی ہے جس کا اعمال حسنہ کا پلڑا بھاری ہو

فرمایا مذہبی نقطہ نگاہ سے بھی یہ اصول اسیطرح برابر کارگر نظر آتا ہے اور مذہبی

قوموں میں بھی یہی امر بالآخر فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ وہ مقابلے جو مذہبی نقطہ نگاہ سے ہو رہے ہیں انمیں بھی فریقین کو دو طرح سے جانچا جاسکتا ہے کس کے ہاں اچھے اعمال کثرت کیساتھ ہیں؟ کون نیکی میں محنت کرنیوالے ہیں؟ کون اپنے آپ کو ہمیشہ سنوارنے پر لگے ہوئے ہیں؟ اور کون وہ ہیں جن کے پلڑے اعمال حسنہ سے خالی ہیں۔ جن اعمال میں بقاء کی قوت نہیں، جن کے دامن میں کچھ بھی نہیں بلکہ اسکے بالمقابل جھکنے والے اعمال ہیں۔ جن اعمال میں بقاء کی قوّت نہیں ہے، جو قوموں کو خفیف کر دیتے ہیں ان میں زندہ رہنے کی صلاحیت نہیں رہنے دیتے وہ لوگ لازماً شکست کھائیں گے اور جن کے پاس اعمال صالحہ ہیں، جنکیساتھ خدا نے باقیات کی شرط لگائی ہوئی ہے اور وہ لوگ مقابلے میں زیادہ اچھے اور قوی ہتھیار رکھتے ہیں وہ لوگ لازماً غالب آئینگے اور وہ لوگ جنکے ہتھیار خفیف نوعیت کے ہیں انکے مقدر میں لازماً شکست ہے۔ اس قانون قدرت کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

فرمایا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کیساتھ اسکے دشمن کا جو شدید مقابلہ ہو رہا ہے خاص قوت اور زور کیساتھ، اس مقابلے میں بھی فتح و شکست کا فیصلہ قرآن کریم کی یہ آیت کریگی اور یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ کھلا کھلا نظر آنے لگ گیا ہے اور کوئی بھی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

ہڈرز فیلڈ انگلستان میں مخالفینِ احمدیت کا انتہائی بدخلقی کا مظاہرہ

فرمایا۔ یہاں انگلستان میں ایک علاقہ میں (ہڈرز فیلڈ) میں جماعت پر گندی گالیوں فحش کلامی اور انتہائی بدخلقی کے مظاہرے کا حملہ ہوا ہے اور آنحضرت ؐ کی طرف منسوب ہوتے ہوئے شرافت کے ہر تقاضے کو چھوڑ دینے کا یہ حملہ تھا۔

فرمایا۔ سارے ہتھیار وہ تھے جو دیکھے بھالے، جانے پہچانے تاریخی نوعیت کے ہتھیار ہیں۔ قرآن کریم نے حضرت آدم ؑ سے لیکر آنحضرت ؐ تک جو تاریخ ہمارے سامنے رکھی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہی وہ ہتھیار تھے جو ازل سے لیکر آنحضرت ؐ کے آخری دور نبوّت تک دشمن نے استعمال کئے اور کبھی بھی ان میں کوئی بھی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ پس یہ ہتھیار ایسے ہیں جنکے متعلق قرآن کریم کا یہ فتویٰ ہے۔ من خفّت موازینہ۔ کہ یہ خفیف ہتھیار ہیں اور خفیف کر دینیوالے ہیں۔ فرمایا۔ یہاں خفیف سے مراد وہ ہتھیار ہیں جنکو زمین قبول نہ کرے جو شجرۂ خبیثہ کی طرح اکھڑ جائیں اور جنکو ہوائیں بکھیر دیں اور انہیں کوئی قرار نہ ہو۔

فرمایا۔ یہ ہتھیار لیکر کیا کوئی اسلام کی خدمت کر سکتا ہے؟ حیرت ہوتی ہے ان کی عقل پر۔ یہ تو اتنی واضح بات ہے کہ خواہ کوئی آنکھ کا بیمار ہو، اگر روشنی اُس کی آنکھ تک پہنچ جاتی ہے تو اُسکو بھی نظر آجانا چاہیئے کہ یہ ہتھیار اسلام کی خدمت کیلئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ بولنا، بہتان تراشی کرنا، گندی زبان استعمال کرنا۔ یہ تو کوئی طریق نہیں ہے جو انبیاء ؑ یا اُنکے تربیت یافتہ امتیوں سے ثابت ہو۔ سارے مذہب کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ایک واقعہ بھی آپ کو ایسا نظر نہیں آئیگا کہ انبیاء یا اُنکے صحابہ یا صحابہ کے تربیت یافتہ لوگوں نے یہ ہتھیار لیکر دین کی خدمت کی ہو انکے ہتھیار تو بالکل مختلف ہیں۔ انہوں نے تقویٰ کے ہتھیار سجا کر مقابلے کئے ہیں اور دُعاؤں کے ہتھیار لیکر مقابلے کئے ہیں۔

مخالفین کی شکست اور احمدیت کی فتح کا اعلان قرآن کریم کر رہا ہے

فرمایا۔ یہ ہتھیار ہیں اُنکے اور دعوے ہیں کہ یہ جیتیں گے۔ یہ جیتیں گے تو نعوذ باللہ قرآن ہار جائیگا۔ لیکن قرآن کو دُنیا کی کوئی طاقت ہرا نہیں سکتی ساری کائنات کی قوتیں بھی اکٹھی ہو جائیں تو قرآن کی ایک آیت کو نہ تبدیل کر سکتی ہیں نہ شکست دے سکتی ہیں۔ پس فتح و شکست کا فیصلہ تو اس آیت نے کرنا ہے۔ مَنْ ثقلت موازینہ ٥ فھو فی عیشة راضیة ٥ پاکیزہ زندگی خدا کی رضا والی زندگی اُس کو نصیب ہوگی جس کے ہتھیاروں میں وزن ہوگا۔ من خفّت موازینہ فامہ ھاویہ۔ جن لوگوں کے ہتھیار خفیف ہیں، اُنکے مقدر میں قعر مذلت کے سوا کچھ نہیں وہ گڑھا جسمیں حسرتوں کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ اُنکا مقدر قرآنِ کریم نے لکھ دیا ہے اور اس مقدر کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا اور دن بدن جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ کھلے طور پر اس لڑائی کے انجام کو دیکھ رہی ہے وہ دُعائیں کرتے ہیں۔ خدا کی مدد کو پکارتے ہیں لیکن اس خوف سے نہیں کہ مبادا ہم ہار جائینگے اسلئے کہ اُن کے دل ٹھنڈے ہوں اور دُنیا دیکھے کہ سچائی کی مخالفت کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اس انجام کو اپنی زندگی میں دیکھنے کی تمنّا لیکر روتے ہیں لیکن جہاں تک جماعت کی یقینی اور آخری فتح کا تعلق ہے کسی احمدی کے وہم وگمان کے گوشے میں بھی یہ خیال نہیں گزرتا کہ جماعت احمدیہ کسی صورت میں ہار سکتی ہے کیونکہ قرآن کریم اسکی پشت پر کھڑا ہے۔

ہر بد ہتھیار کے مقابلہ پر احسن ہتھیار اختیار کرنیکی ہدایت

اسکے علاوہ حضور انور نے ایک اور امر کی طرف بھی جماعت کو توجہ دلائی کہ مقابلہ کے لئے قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ جادلھم بالتی ھی احسن کہ ہر بد ہتھیار کے مقابلہ میں احسن ہتھیار اٹھاؤ جھوٹ کے مقابلہ میں سچائی کو اختیار کرو اور سچائی میں آگے بڑھو۔ بدکلامی کے مقابلہ میں اپنی زبان کو زیادہ شائستہ بناؤ۔ اپنے گھروں میں پاکیزگی کو رائج کرو اگر وہ قرآن پھینکتے ہیں تو قرآن سے اور چمٹ جائیں۔ شرک کا مقابلہ توحید سے

کریں۔ کلمہ پر غور کریں اور اسکے مضمون کو اپنے نفس پر جاری کریں اور اپنے دامن کو شرک کی آلودگیوں سے پاک کردیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے چھینا جارہا ہے۔ آپ انکی حسن سیرت کے ساتھ چمٹ جائیں جو آپ کی فطرت ثانیہ بن جائے۔

آئندہ نسل کی تربیت کے لئے خصوصی جہاد کی تحریک۔

اس خاص امر کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے گھروں میں عبادت کے ماحول جاری کریں اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کرو۔ اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالیں اور انکو اعلیٰ اخلاق عطا کریں اور اسکو ایک خصوصی جہاد بنالیں۔ یہی وہ میدان ہے جسمیں ہم نے فتح حاصل کرنی ہے۔ حق کی قدروں کا غلبہ۔ تعلق باللہ کے غلبہ کو حاصل کرنیکی کوشش کرنی ہے۔ فرمایا۔ یہ ہے وہ فتح جو حقیقی فتح ہے اگر اسکے عقب میں عددی غلبہ غلاموں کی طرح آئے تو وہ یقیناً اس لائق ہے کہ اسے قبول کیاجائے اور اسے تحسین کی نظر سے دیکھاجائے لیکن اگر اس پس منظر کے بغیر عددی غلبہ آئے تو اسکی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ پس عددی غلبہ آنے کے دن بھی بہت دور نہیں لیکن وہ اس طرح آئیگا اور اسکو اس طرح آنا چاہیئے کہ آپ کے اندر ایسا بے پناہ حسن پیدا ہوجائے۔ اسلام آپکے اندر اتنا زیادہ گہرائی کے ساتھ راسخ ہوجائے۔ اتنا زیادہ آپ کی شکلیں ان پاکیزہ لوگوں سے ملنے لگ جائیں جنکو خدا نے بھی ہمیشہ تحسین کی نظر سے دیکھا ہے۔ وہ جو بے پناہ کشش آپ کے اندر پیدا ہوگی وہ عددی غلبہ کا باعث بنتی ہے تو وہی غلبہ ہے جو قدر کے لائق ہے اس لئے باہر کی جماعتیں خصوصاً مغرب میں بسنے والی اسکی طرف خصوصی توجہ کریں۔ اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز اٹھنی چاہیئے۔

ایلسلویڈرو کے یتامیٰ کی کفالت کے لئے ایک نہایت اہم تحریک

حضور انور نے ایک تحریک کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ السلواڈور میں تباہی آئی ہے جس کے نتیجے میں بہت سے بچے یتیم ہوگئے ہیں۔ جماعت احمدیہ ان کی کفالت کی ذمہ داری لے اور یتامیٰ کی حفاظت کرے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ ایک احمدی دوست نے ۲۰ لاکھ روپے دیئے ہیں کہ اس رقم سے یتیم خانہ کھول دیا جائے

جنازہ غائب

خطبہ ثانیہ میں حضور نے دو جنازہ ہائے غائب کا اعلان کیا اور بتایا کہ ایک جنازہ پڑھانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ بابو قاسم دین صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور سیالکوٹ کے امیر تھے۔ بہت ہی منکسر المزاج اور بزرگ انسان تھے

دوسرا مکرمہ رحمت خاتون صاحبہ کا ہے جو ایک مخلص مبلغ مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب جو امریکہ میں ہیں کی والدہ تھیں

تصحیح :-

فرمایا گذشتہ جمعہ میں ایک اعلان کیا تھا جس کی تصحیح بہت ضروری ہے کہ ایک نوجوان (انور قریشی) یہاں جیل میں قتل کردیئے گئے۔ افسوس ہے کہ یہ خبر غلط تھی۔ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ اسوقت تک جو خبریں ملی ہیں وہ خودکشی کا کیس تھا۔ جس نے مجھے اطلاع دی ہے اس نے عمداً غلط خبر دی۔ اس بات کی ذمہ داری خلیفۂ وقت پر نہیں ہوگی۔

بشکریہ "النصر" لندن

کلمہ کے جانثارو

چوہدری وسیم احمد صاحب (سٹاٹن بارغ)

زمین و آسمان میں مالکِ جہان نے
تمہیں چن لیا ہے پیارو کلمہ کے جانثارو
کلمہ کے جانثارو

پابندیاں لگاکر شیطان ہمکو روکے
نمرود کی خدائی میں اللہ کو تم پکارو
کلمہ کے جانثارو

آغاز ہوچکا ہے غالب تمہیں رہوگے
دامن صبر کا تم سے چھوٹے کبھی نہ یارو
کلمہ کے جانثارو

اس دورِ مادیت میں قربانیوں کی قلت
قربانیاں بڑھاؤ عظمت کے اے مینارو
کلمہ کے جانثارو

ظلمت کا دور ہے آسرے بنے خدا
ذمہ واریوں کو سمجھو توحید کے سالارو
کلمہ کے جانثارو

کہا عاشقِ محمدؐ مسیح محمدی نے
نفرت کریگی دنیا۔ دنیا کو تم سنوارو
کلمہ کے جانثارو

وسیم بڑھ نہ جائیں کہیں سستیاں تمہاری!
یہ وقت قیمتی ہے نہیں بیٹھکر گزارو
کلمہ کے جانثارو

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 26 ستمبر ۸۶ء بمقام احمدیہ مشن ہاؤس المصرت مانٹریال کینیڈا

پردہ کا مضمون بار بار یاددہانی کے لائق ہے

تشہد، تعوذ اور فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، وکان اللہ بکل شیء علیما۔ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: آج کے خطبہ کیلئے میں نے تربیتی مضمون چنا ہے اس آیت کریمہ سے بظاہر اسکا تعلق دکھائی نہیں دیتا مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت امت محمدیہ کی تربیت سے بہت گہرا تعلق رکھتی ہے۔

ٹورنٹو میں ایک مخلص خاتون نے پردہ کے بارہ میں سوال کیا تھا اسکے سوال میں طعن کا رنگ تھا، اس بچی کا سوال اس لائق ہے کہ اس پر توجہ دی جائے سوال یہ تھا کہ پردہ پر جو زور دیا جاتا ہے اس پر عمل یوں ہوتا ہے کہ مشن ہاؤس میں تو خواتین سر ڈھانپ لیتی ہیں اور پردہ کا ادنیٰ معیار پورا کر رہی ہوتی ہیں لیکن جب باہر جاتی ہیں تو خوب سج دھج کر جاتی ہیں اور پردہ کا قطعاً خیال نہیں کرتیں۔

میں نے کئی مرتبہ جماعت کو اس طرف متوجہ کیا ہے لیکن مغربی دنیا میں خصوصیت سے یہ مضمون بار بار یاددہانی کے لائق ہے، پردہ کے بارہ میں ہماری خواتین کے دو گروہ ہیں (۱) جو پاکستانی طرز کے پردہ میں ملبوس برقعہ کی پابند ہیں۔ (۲) جو پردہ سے باہر نکلنے کے آخری کنارہ پر کھڑی ہیں جب نصیحت کی جاتی ہے وہ چادر لے لیتی ہیں اور جب نصیحت میں ذرا دیر ہو جاتی ہے وہ چادر اتار لیتی ہیں جس سوسائٹی میں وہ ہیں وہ حالات مختلف ہیں وہ باغیانہ خیالات کا اظہار تو نہیں کرتیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں اور ان میں لوٹ جانے کا رجحان قائم رہتا ہے۔ پہلے گروہ کے دو حصے ہیں۔ اول جو خود پردہ کی پابند ہیں اور دوسروں کیلئے دعا کرتی ہیں۔ یہی ہیں جو سابقات کہلانے کی مستحق ہیں دوسرے وہ ہیں جو نادانی کے نتیجہ میں یا نیکی کے تکبر میں مبتلا ہو کر جماعت کی دیگر خواتین کو چرکے لگاتی ہیں اور وہ اپنی اس نیکی کو کہ وہ پردہ کر رہی ہیں اسلام پر ایک احسان سمجھتی ہیں نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس نیکی کی توفیق بخشی ہے

(باقی صفحہ 7 پر)

تبلیغی گفتگو میں استعمال ہونے والے الفاظ

مرتبہ: چوہدری عبدالشکور صاحب کولون

Sr.No	German		Translation		Sr. No.	German	Translation	
1.	der Gott		God	خدا	21.	die Heilige Schrift	Holyscript	مقدس صحیف
2.	das Altetestament			پرانا عہدنامہ (تورات)	22.	das Symbol	Symbol	استعارہ
3.	das Neutestament			نیا عہدنامہ (انجیل)	23.	der Gärtner	gardener	باغبان
4.	das Evangelium				24.	das Erbe	beritage	ورثہ
5.	der Jude	واحد	Jew		25.	das Wunder	miracle	
	die Jude	جمع		یہودی	26.	der Jüngsten tag		معجزہ
6.	der Christ		Christus	مسیح	27.	der Jünger	disciple	حواری
7.	der Christ	واحد	Christian	عیسائی	28.	das Kreuz	cross	صلیب
	die Christen	جمع			29.	der Berg	Mountain	پہاڑ
8.	die Einheit		Unity	توحید	30.	der Beweis	evidence	ثبوت
9.	die Dreieinigkeit		Trinity	تثلیث	31.	Streichen	to delete	منسوخ کرنا
10.	die Inkarnation		incarnation	کفارہ	32.	beitreten	to enter into	بیعت کرنا
11.	die Sünde		Sin	گناہ	33.	Sterben	to die	وفات پانا
12.	die Erlösung		Relief	نجات	34.	lebendig	live	زندہ
13.	die Religion		religion	مذہب	35.	begraben	to bury	دفن کرنا
14.	die Sekte		Sect	فرقہ	36.	das Grabe	grave	قبر
15.	der Vers		verse	آیت	37.	die offenbarung	revelation	نزول
16.	das Kapitel		Chapter	باب	38.	die Prophezeiung	Prophecy	وحی
17.	das Wort		Word	کلمہ	39.	das Opfer	Sacrifice	قربانی
18.	der Himmel		heaven	آسمان	40.	der Glaube	faith	ایمان
19.	die Erde		earth	زمین	41.	Anbetungwurdig	Worshipful	معبود
20.	der Heiligegeist		Holyspirit	روح القدس				

اخبار احمدیہ سے قلمی تعاون فرمائیں

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیکی کے اعلیٰ مقام پر متمکن فرمایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اِنّی بُعثت لاُتمم مکارم الاخلاق۔ میں چوٹی کے اخلاق پر فائز کیا گیا ہوں۔ اخلاق ایک نسبتی چیز ہے اخلاق کا معیار ایک لا انتہائی معیار ہے اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر ہر شخص بد اخلاق ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تو وہ ہرگز ہرگز تربیت نہ کر سکتے۔ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے محبت اور پیار سے ہر فرد واحد کی تربیت کی اور ہر ایک پر رحمت کی نظر ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بے جان چیزوں سے بھی محبت اور پیار تھا۔ حضور صلعم شروع میں درخت کے تنے کا سہارا لیکر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بن گیا تو آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا تھوڑی دیر کے بعد آپ دوبارہ درخت کی طرف تشریف لے گئے اور آپؐ نے درخت کے درد کو محسوس کیا جو اس نے آنحضرت صلعم کی دوری کی وجہ سے محسوس کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نے تربیت کرنی ہے تو ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت کا طریق بھی سیکھنا ہوگا۔ تربیت میں نفرت اور غصہ کا کوئی کردار نہیں اور اس سے دوری کا بھی تعلق نہیں۔

اسلامی تہذیب کو مغربی تہذیب پر فائق کر کے دکھائیں

حضور نے فرمایا: میں دوبارہ پردہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں: احمدی خواتین پر مغربی تہذیب میں بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ نیکی دراصل وہی ہے جو باقی رہ جاتی ہے۔ باقیات الصالحات میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ نیکی وہ ہے جو بقا پانے کی اہلیت رکھتی ہو۔ ایسی خواتین جو پردہ کی پابند تھیں جب ان پر سے دباؤ اٹھ گئے اگر ان کی پردہ کی پابندی والی نیکی قرآنی نیکی ہوتی تو وہ باقی رہتی اور ان سے کبھی بھی الگ نہ ہوتی۔ اس وقت اسلام کی ٹکر مغربی تہذیب سے ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی معاشرت اور اسلام کی تہذیب کو مغربی تہذیب پر فائق کر کے دکھائیں۔

اسلامی تعلیم کے مطابق پردہ ضروری ہے

حضور نے فرمایا: میں نے بارہا بتایا ہے کہ پردہ کیلئے برقعہ ضروری نہیں برقعہ پردے کا ایک ذریعہ ہے، اور ہم نے برقعہ کو پردہ بنا لیا تھا۔ حالانکہ یہ برقعہ بہت سخت پردہ ہے۔ اس پردہ کی نسبت جس کا اسلام میں ذکر ہے۔ کئی جگہوں پر یہ برقعہ پنجاب کے برقعہ سے بھی زیادہ سخت شکل میں موجود ہے۔ احمدیت کا برقعہ دوسرے برقعوں سے آسان ہے نسبتاً آسان ہے، ہم نے برقعہ کو پردہ بنایا ہوا ہے۔ اس برقعہ کو چھوڑنے کیلئے طرح طرح کے عذر اور بہانے نفس نے تراشے اور احساس کمتری کی بناء پر برقعہ کو الگ کر دیا یعنی پردہ چھوڑ دیا۔ دنیا کیا کہے گی کہ کتنی پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ یہ برقعہ پوش خواتین ہیں۔ اور شرمندگی سے اپنی گردن کو جھکا دیا۔ اور پھر مغربیت کے اثر کے نیچے گردن جھکتی ہی چلی گئی۔

دوسری خواتین جو ہیں وہ بہانے تلاش کرتی ہیں اور ضد کرتی ہیں۔ کہ ثابت کرو کہ قرآن میں برقعے کا کہاں ذکر ہے دراصل وہ برقعے سے آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ برقعہ ضروری نہیں بے شک برقعہ چھوڑ دیں لیکن اسلام کی تعلیم کے مطابق پردہ کر لیں۔ اور کسی کو کوئی حق نہیں کہ ان پر اعتراض کرے ہم اسی لئے بار بار توجہ دلاتے ہیں کہ کم سے کم یہ پردہ ہے۔ تم اس سے زیادہ پردہ کی کوشش کرو۔ میں کم سے کم پردہ کیلئے کیوں کہتا ہوں کہ اسکے پیچھے پردہ کی ساری روح قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پردہ کی روح بیان فرمائی ہے اس روح کی حفاظت کریں اور اس روح کو نہ مرنے دیں

بقیہ صفحہ 12 سے آگے

باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی بھی اُن پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور وہ قابلِ علاج نہیں رہے ...... پس مومن کا فرض ہے کہ اپنے اوقات کو اسطرح صرف کرے کہ ذکر الٰہی اسکی زبان پر جاری رہے۔ نمازوں میں اسے شغف اور رغبت ہو ...... پس اپنے اندر ذکرِ الٰہی کی عادت پیدا کرو تا خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق بڑھ جائے۔ تمہارے اندر ہمت پیدا ہو جائے تمہاری نظروں میں تاثیر پیدا ہو جائے اور دشمن کے دلوں میں بھی تمہارا رعب بیٹھ جائے اور دشمن خود بول اُٹھے کہ یہ لوگ واقعی روحانیت کے پتلے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

(بشکریہ "الفضل")

اولاد کی تربیت کیلئے دس گنا زیادہ محنت کی ضرورت ہے

فرمایا۔ نیکی کی طرف جانے کا راستہ ایک Up hill task ہے۔ اور بدی کی طرف جانے کا راستہ نیچے جانے کا راستہ ہے۔ اگر ماں باپ اپنی اولاد کی تربیت پر دس گنا زیادہ محنت کریں تبھی اولاد نیک رہ سکتی ہے۔ اگر آپ نیکی کی طرف دس قدم جائیں گے تو اولاد ایک قدم آگے جائے گی۔ اگر آپ بدی کی طرف یعنی نیچے کی طرف ایک قدم جائیں گے تو آپ کی اولاد دس قدم نیچے جائیگی۔ آپ اس بنیادی اصول کو یاد رکھیں کہ جب آپ نیکی کی طرف دس قدم اٹھائیں گے تو اولاد صرف ایک قدم ہی آگے جائیگی سوائے اس کے کہ آپ دس گنا زیادہ محنت کریں۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ اس نے ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ ایسی قوم جس کا دعویٰ ہو کہ ساری دنیا کو فتح کرنا ہے جب اس قوم کے نمائندے غیر ممالک میں سفیر بنتے ہیں ان کو مؤثر ہونا چاہیے اور دوسروں کو متاثر کرنا چاہئے۔ اگر وہ خود متاثر ہونا شروع کردیں تو ہمارا رُخ شکست کی طرف ہو جائیگا۔

آنحضرتؐ کو وہ مہر دی گئی ہے جو ساری قوموں پر اثر ڈالنے والی ہے

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت خاتم النبیین میں خاتمیت کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس میں بہت مصالح ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا امت محمدیہ کی تربیت سے گہرا تعلق ہے۔ حضور نے آیت خاتم النبیین کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم تم میں سے ایسے ویسے مردوں کے باپ نہیں بلکہ انبیاء کے بھی باپ ہیں۔ اور انبیاء کی شکل تشکیل کرنے والے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے علماء کی تفسیر ناقص اور بے معنی ہے۔ مولانا مودودی کی تفسیر ہے کہ آنحضرت صلعم ایسی مہر ہیں جو لفافہ پر لگتی ہے اور جس سے اندر آنا اور جانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح ہر طرح کی نبوت آنحضرت صلعم کی مہر نے بند کر دی ہے جماعت احمدیہ کی تشریح اور تفسیر کے مطابق آنحضرت صلعم وہ مہر ہیں جو تصویر بناتی ہے۔ یاد رکھیں آنحضرت صلعم وہ خاتم الانبیاء ہیں کہ ان کا اثر ہر قوم اور ہر گروہ پر پڑنے والا ہے۔ نہ کہ ان کی قوم اور امت پر دوسروں کا اثر پڑے۔ ہم تو اس مہر کے قائل ہیں جو دوسروں پر اثر کرنے والی ہے تم کون سے مردوں کے پیچھے پھرتے ہو جن کا محمدؐ باپ نہیں محمدؐ وہ باپ ہیں جو سب کی اولادوں پر اثر ڈالنے والا ہے۔ تم آنحضرت صلعم کے مقام کو سمجھو اور غیروں سے اثر قبول کرنے والے نہ بنیں۔ ساری قومیں آنحضرت صلعم کی قوم کے زیر نگیں آنے والی ہیں۔ اپنی تہذیب کی قدروں کو سمجھیں اسمیں ہی آپ کا سکون مضمر ہے پس پردہ ہو یا دیگر اخلاقی تقاضے ہوں یہی وہ میدان ہے جسمیں آپ نے فتح حاصل کرنی ہے

محبت اور پیار سے نصیحت کرتے چلے جائیں

فرمایا۔ آپ آنحضرت صلعم کی خاتمیت کی حفاظت کریں۔ حفاظت کا حق ادا کریں۔ آنحضرت صلعم کا کتنا پیارا کلام ہے کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ ماؤں کے قدموں کے نیچے سے جنت حاصل ہوگی۔ محبت اور پیار سے نصیحت کرتے جائیں۔ اسی طرح سے کامیابی حاصل ہوگی۔ (انشاء اللہ)

بشکریہ ”النصر“ لندن

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے
باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے

مرکز کیطرف سے شراب کے کاروبار میں ملوث احمدیوں سے متعلق ایک اہم ہدایت

"جو لوگ سؤر یا شراب کے کاروبار میں کسی کے ملازم ہیں اس سے تو فی الحال روکا نہیں جا سکتا البتہ انہیں جماعت کا کوئی عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ لیکن جو خود کاروبار کرتے ہیں وہ اگر فوراً مجبوری کے تحت نہیں چھوڑ سکتے اور وہ براہ راست کاروبار میں ملوث ہیں ان سے کوئی چندہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ انہیں کوئی عہدہ نہ دیا جائے ووٹ کا حق نہیں ہوگا۔"

(لندن سے موصول ہونیوالے ایک مکتوب سے اقتباس۔ ارسال فرمودہ امیر جماعت جرمنی)

نشاۃ ثانی مسیح دوراں رہے سلامت مدام آقا

دیارِ مغرب میں بسنے والے امام عالی مقام آقا
غلام مجبورِ دام مشرق کا قبول کیجیو سلام آقا

ہمارے شام و سحر اب کیسے گذر رہے ہیں یہ کچھ نہ پوچھیں
پڑے سسکتے ہیں بے سہارا حضور کے سب غلام آقا

رسولِ عربیؐ کا تھا یہ فرمان جو کلمہ پڑھ لے وہ ہے مسلمان
بزورِ بازو کیوں چھینتے ہیں پھر کلمۂ خیر الانام آقا

یہ خطۂ ارض پاک ہم نے لیا تھا جو لاکھوں جانیں دیکر
عدوِ وطنِ عزیز جو تھے اب ان پہ ہے لطفِ عام آقا

ہمیں یہاں یہ بھی حق نہیں ہے کہ اپنا مافی الضمیر کہہ دیں
انہیں تو یہ بھی نہیں گوارہ کہ لیں محمدؐ کا نام آقا

خدا ہی سمجھے ان ظالموں کو ہمارے سینے سے نوچتے ہیں
ہمیں جو پیارا ہے جان و دل سے رسولِ اکرمؐ کا نام آقا

خدا گواہ ہے ہمیں خدا سے ملی ہے صبر و رضا کی دولت
رہیں گے ثابت قدم ہمیشہ ہزار بدلیں نظام آقا

یہ زندگی کوئی زندگی ہے کہ اپنے آقا سے دور رہ کر
تڑپ رہے ہیں کبھی سے بسمل حضورِ انور خدام آقا

حضورِ انور کی اقتدا میں سرور جو تھا عبادتوں میں
نہیں مزہ اب وہ بے ربط میں میرے سجود و قیام آقا

تمہیں قسم میرے آنسوؤں کی صبا خدارا یہ اُن سے کہنا
بیمار فرقت تڑپ رہا ہے عطا ہو شفقت کا جام آقا

غموں کے اس بحرِ بے کراں میں بلا رہے ہیں اب آ کھویا
نہ ڈوب جائے شکستہ کشتی کریں کوئی انصرام آقا

الٰہی کوئی سنائے مژدہ کہ ہو مبارک وہ آ رہے ہیں
بچھاؤں آنکھیں میں راستوں میں قدم قدم گام گام آقا

خدا کرے کہ حضور آئیں رہوں سلامت میں اس گھڑی تک
رُخِ منور کے نور سے میں بھروں ان آنکھوں کے جام آقا

ربِ کعبہ کی بارگاہ میں اعجازِ عاصی کی یہ دُعا ہے
نشاۃ ثانی مسیح دوراں رہے سلامت مدام آقا

(ملک افتخار احمد اعجاز کلانوری)

مرسلہ: رانا سعید احمد خاں

اعلان از اخبار احمدیہ

تمام وہ احباب جو ولادت، آمین یا نکاح کے اعلانات اخبار احمدیہ میں شائع کروانا چاہتے ہیں اعانتِ اخبار احمدیہ کیلئے کم از کم دس مارک ضرور ہمراہ ارسال فرمایا کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مدیر۔ اخبار احمدیہ)

ہم سب کی فوری توجہ کا متقاضی

ایک خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ نے 26/12/86 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ اس وقت جب کہ ایک سال ختم ہونے لگا ہے اور ایک نئے سال کا آغاز ہونے لگا ہے ہر احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ سال کے یہ آخری ایام ہمیں کس طرح صرف کرنے چاہئیں اور نئے سال کا آغاز کیسے گزرنا چاہیئے۔ فرمایا ہمیں اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم نے اپنے مقصد میں کس حد تک پیروی کی کس حد تک اس پیروی سے غافل رہے۔ کون سے موجبات ہیں جو ہمیں پیروی سے غافل رکھنے میں عمل پیرا ہیں۔ کونسے ایسے محرکات ہیں جنکے نتیجے میں ہم پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا تمام دنیا میں مجالس عاملہ اس سال کے باقی ایام میں جائزہ لیں کہ ہم نے اس سے سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ جماعت کی کل تعداد کا جائزہ لیں جو تحریکات خلفاء نے کیں ہیں اور اس وقت واجب العمل ہیں ان سے کس حد تک استفادہ ہوا اور ان کو کس حد تک فراموش کر دیا گیا۔

اس حوالہ سے آئندہ نئے سال کا ایک معین پروگرام مرتب کیا جائے اور سال کے آغاز پر اس پروگرام کو بڑی محنت توجہ اور دعا کے ساتھ رائج کریں اس موقعہ پر ہر احمدی کو انفرادی طور پر بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ کن نیکیوں کو وہ اختیار کر سکتا ہے مگر نہیں کیا۔ کن بدیوں سے وہ غافل رہا۔ نظام جماعت میں اسکا کیا مقام ہے۔ خدمت کے کن مواقعوں سے اس نے فائدہ نہیں اٹھایا کس حد تک تحریکات پر عمل کیا اور دعوت الی اللہ اور اولاد کی تربیت میں کامیاب رہا اور سب سے اہم یہ کہ کس حد تک ہم اپنے وقت کو ضائع کیا اور کس حد تک اپنے وقت کی بالارادہ قیمت وصول کرنے کی کوشش کی۔ یہ پیغام اپنے ملک کے تمام احباب جماعت تک پہنچائیں اور مجلس عاملہ کے اجلاسات کی روشنی میں اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ انفرادی طور پر بھی اور صدران جماعت بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ پر غور کرنے کے بعد اپنی اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں، جس میں ہر اس بات کا ذکر ہو کہ آپ اپنے نیکی کے پروگراموں میں کس طرح آگے بڑھیں گے۔ آپ کونسی نیکی اختیار کریں گے جس سے گذشتہ سال میں سستی رہی۔ مثلاً نماز، خدمت خلق، چندوں میں بروقت ادائیگی، تبلیغ، قرآن کریم کا مطالعہ، کتب سلسلہ کا مطالعہ، والدین کی خدمت، حضور سے خط وکتابت نیز کونسی برائیوں سے نجات حاصل کریں گے جو گذشتہ سال آپ کے وجود سے چمٹی رہیں مثلاً بدخلقی، سگریٹ نوشی، فضول خرچی، بدنظری، تخریبی سوچ وبچار وغیرہ۔

ان نیکیوں اور برائیوں کا اگر ایک احمدی کو احساس ہو جائے اور وہ یہ عہد کرے کہ وہ یہ سال گذشتہ سال سے بہتر زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ارادہ کرے تو خدا تعالیٰ ہر معاملہ میں مددگار ہو جائے گا جس طرح کہ ہمیشہ سے اپنے بندوں کا مددگار رہا ہے جو دوست اپنی رپورٹ میں اپنے اس عہد کا ذکر کریں گے خاکسار ان کے نام پیارے آقا حضرت امیر المومنین کی خدمت میں خاص دعا کی تحریک کیلئے بھجوائے گا۔ تا حضور بھی ان کے لئے دعا کریں جو سلسلہ کیلئے اور اپنے خاندان کیلئے مفید وجود بننے کا عہد کرتے ہیں۔

(محمد شریف خالد صاحب نائب امیر جماعت)

بینکوں کا سود۔ اور اشاعت اسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا:۔۔۔

"ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا جاوے یہ بالکل صحیح ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کیلئے ہے۔ نہ اللہ کے واسطے پس سود اپنے نفس کیلئے، بیوی بچوں، احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کیلئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعتِ دین کیلئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنے ذاتی اور کاروباری معاملات میں بینکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سود ملتا ہے۔ لہذا ایسی رقوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام کیلئے خرچ کی جا سکتی ہیں چونکہ لٹریچر ایک اہم کام ہے لہذا احباب جماعت ایسی رقوم مد لٹریچر میں مرکز فرانکفرٹ کے نام بھجوائیں۔ امید ہے کہ احباب اس پر عمل پیرا ہو کر رضائے الٰہی اور ثواب دارین حاصل کریں گے۔

(نیشنل سیکرٹری تصنیف واشاعت)

بچوں کو نماز باجماعت کی عادت

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

نہ ڈالنے والے اُن کے خونی و قاتل ہیں :

مکرم محمد حسین صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مذہب کی رُوح اور جان عبادت ہے۔ دنیا میں زندگی کا مدار سانس پر ہے اگر سانس چل رہا ہے تو آدمی زندہ ہے اگر سانس رُک گیا تو زندگی ختم مگر روحانی زندگی میں عبادت بمنزلہ سانس کے ہے اگر انسان عبادت اور ذکرِ الٰہی سے خالی ہے تو وہ روحانی طور پر مُردہ ہی شمار ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جواس کیلئے دل و دماغ کی حیثیت رکھتا ہے وہ عبادتِ الٰہی ہے اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔

اقامت الصلوٰة

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی ہے کہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں وہ خود بھی وقت پر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے ہیں قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یا اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اگر انفرادی حکم ہوتا تو یُصَلُّوْنَ کہنا کافی تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے صرف یہ لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اقامت کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ! ہمیں نماز معاف فرمادی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو باقی کیا ہے وہ دین دین نہیں جسمیں نماز نہیں۔ دراصل نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اسکے ذریعہ بندہ اپنے اوپر الوہیت کا رنگ چڑھاتا ہے

نماز برائیوں سے روکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" (سورۃ العنکبوت) نماز یقیناً بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے اور اُن بُری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور اُن سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں :-

"اگر نماز باجماعت قائم ہو جائے گی تو بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونیوالا وقت اُنکو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہیگا اسیطرح نماز میں جب دعائیں ہونگی اپنے لئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی تو وہ دُعائیں اللہ تعالےٰ کے فضل کو کھینچ کر اُنکی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہونگی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائینگی اسیطرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے تو اُس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم)

غرض نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"پس جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اُس نے اُن حیوانوں سے بڑھکر کیا کیا وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل درست اور صحیح ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے۔ اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ۔ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولونگا تمہارا خیال رکھونگا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ .... یہ پانچ وقت تو بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی اور کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی ہی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنیکا حق رکھ سکتا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

غالب آنے کا ہتھیار :-

نیز فرماتے ہیں :-

"ہمارے غالب آنیکے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالےٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی سے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔" (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ: نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت :-

باجماعت نماز کی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے :-

"عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قالَ صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ الفذ بسبعٍ وَّ عشرینَ درجۃً"

(مسلم کتاب الصلوۃ باب فضل الصلوۃ الجماعۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ گنا افضل ہے۔

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے یہ دین کا ستون ہے اور مومنوں کا معراج ہے نماز سے بڑھکر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ نماز ہے۔

سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں :-

"اصلاح کا بہترین ذریعہ نماز کی عادت ہے پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اسکا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کیلئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے ......

...... مَیں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھکر اور کوئی چیز نیکی کے لیے ایسی مؤثر نہیں دیکھی سب سے بڑھکر نیکی کا اثر کرنیوالی نماز باجماعت ہی ہے اگر میں اِنَّ الصّلٰوۃ تنھٰی عن الفحشآءِ والمنکر کی پوری تشریح نہ کر سکوں تو مَیں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اصلاح کا موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک ذرّہ بھی اور ایک رائی کے برابر بھی۔ میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اُسکی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ مَیں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اُس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس طرح ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

.... بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنیکی عادت نہیں ڈالتے وہ انکے خونی اور قاتل ہیں اگر ماں باپ بچوں کو نماز

(باقی صـ۷ پر)

مجالس علم و عرفان

تیسرے سالانہ یورپین اجتماع ۸۶ء کے موقع پر مجالس علم و عرفان میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند روح پرور جوابات "اخبار احمدیہ" مغربی جرمنی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (مدیر)

سوال:- 28 جولائی 1966ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے لندن میں ایک لیکچر دیا تھا جو ایک انتباہ کے نام پر شائع ہو چکا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں جماعت احمدیہ کس روحانی مقام پر ہے اس نئے پیغام کی روشنی میں۔؟

جواب:- دنیا میں کوئی جماعت بھی ہمیشہ ایک مقام پر نہیں رہتی۔ سفر ہے اور کوشش ہے جماعت احمدیہ بھی مسلسل کوشش کر رہی ہے کہ اُسکی روحانی اور اخلاقی حالت پہلے سے بہتر ہو۔ اس لئے موجودہ زمانے بھی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس زمانے میں ہمارے لئے مددگار بات یہ پیدا ہو گئی کہ پاکستان میں احمدیوں پر شدید مظالم ہوئے اُسکے ردّ عمل کے طور پر احمدیوں کے اندر نیکی، تقویٰ، نماز، روزہ، خدا سے محبت، اُس سے پیار اُس کے حضور دعائیں کرنا یہ سارے رجحانات پہلے سے بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں۔ اس وقت جماعت جس دور سے گذر رہی ہے اگرچہ سو فیصدی ہر احمدی کے متعلق کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا عموماً معیار خصوصاً نئی نسلوں کا معیار پہلے سے بہت بہتر ہو رہا ہے اور میری کوشش بھی ہمیشہ ہوگی جبتک زندگی ہے کہ یہ معیار آگے بڑھتا چلا جائے۔ جہانتک پیغام امن کا تعلق ہے اس پیغام امن کا یا انتباہ کا تعلق ہے اس کا انحصار صرف جماعت احمدیہ پر نہیں ہے بلکہ باہر کی دنیا پر ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے پیغام سے کیا سلوک کرتی ہے۔ مثلاً جرمنی ہے اگر جرمن میں جماعت احمدیہ کے پیغام کو قبول کیا جاتا ہے اور جرمن قوم اسکو تسلیم کر لیتی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ میں ذرہ بھی شک نہیں کہ تیسری جنگ کی تباہیوں سے جرمن قوم بچ جائے گی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے واضح خبر دی ہے کہ جو ہولناک تباہیاں آنوالی ہیں ان میں جو تمہارے ماننے والے ہونگے اُن سے میں استثنائی سلوک کرونگا اور اُنکو ہلاکت سے بچاؤں گا اس لئے یہ صرف بحث نہیں کہ احمدی کا معیار کیا ہے بحث یہ ہے کہ دنیا اس پیغام سے کیا سلوک کرتی ہے کس طرح ردّ عمل دکھاتی ہے۔ پس نجات کی راہ ہمارے نزدیک یہی ہے کہ مادی لحاظ سے بھی کہ احمدیت کے پیغام کو دنیا جلد از جلد قبول کرے تاکہ عالمگیر تباہی سے بچ سکے۔

سوال:- کیا آپ کے زمانے میں دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کی جو قرآن کریم میں تعلیم پائی جاتی ہے اُسکے اخلاقی اور اُسکے اقتصادی اور اُس کے سوشل حصوں پر اس طرح عمل کرتا ہو۔ اگر ہے۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔؟

جواب:- ایک بھی ایسا ملک نہیں دنیا میں لیکن ربوہ جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ وہ ایسا مقام ہے جو اُس تصور کے قریب ترین ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں IDEAL ہمیشہ خیال میں رہتا ہے عمل میں دنیا میں آج تک IDEAL پیدا نہیں ہوا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں بھی کمزوریاں ضرور پائی جاتی ہیں اسلئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس تصور کے قریب پہنچ گئے ہیں اس تصور کو حاصل کر لیا یہ دنیا میں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا خصوصاً مسلمان تو یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم کے مطابق سب سے اعلیٰ سوسائٹی جو ظہور میں آئی وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کی تھی اور وہ قرآن بتاتا ہے کہ اُن میں منافقین بھی تھے۔ اُن میں جھوٹے الزام لگانے والے بھی تھے۔ اُن میں گنہگار بھی اُن میں ہر قسم کے کمزور انسان بھی تھے تو خدا کا کلام واقعاتی ہے فرضی نہیں ہے اور انسانی فطرت سے نظرانداز کرکے بات نہیں کرتا۔ اس سے اُس سے اونچا مقام جو رسول اللہ صلعم کے زمانے میں انسان کو حاصل ہوا۔ اگر کوئی پہنچنے کا دعویٰ کرتا ہے تو لازماً جھوٹا ہے ہمارے نزدیک اس لئے میں بھی یہ دعویٰ نہیں کرتا میں تو یہ کہتا ہوں کہ بڑی دیانتداری کے ساتھ اگر کسی ایک شہر میں آپ اسلام کے نمونے پر عمل پیرا ہوتے لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ ربوہ ہے وہاں تشریف لے جائیں

باقی ص 15 پر

چھٹی سالانہ تربیتی کلاس

رپورٹ:

جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے ساری دنیا کو فتح کرنا ہے۔ ساری دنیا کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ چنانچہ آج اسلام کی کفر کے ساتھ آخری جنگ ہے اور ہم اسلام کی فوج کے سپاہی ہیں۔ بغیر ٹریننگ کے کوئی سپاہی بھی لڑائی نہیں لڑ سکتا اور یہ بات تو آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی قوم یا جماعت خاص مقصد لیکر دنیا میں کھڑی ہوتی ہے تو وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اپنی قوم یا جماعت کے افراد کی مناسب رنگ میں تربیت کرنیکے بعد ہی دنیا میں انقلاب برپا کیا کرتی ہے۔ چنانچہ تربیتی کلاس بھی ہماری ٹریننگ کا ایک حصہ ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے تحت حسب سابق چاروں مشنز میں چھٹی سالانہ تربیتی کلاس 25 دسمبر کو شروع ہوئی اور 31 دسمبر تک جاری رہی۔ ان کلاسوں میں مبلغین کرام نے بڑی محنت کیساتھ طلباء کو دینی علوم سکھانے اور تربیت میں کوشاں رہے۔

افتتاحی تقریب :- فرانکفرٹ اور میونخ کی رپورٹ کے مطابق تربیتی کلاس کا آغاز باقاعدہ افتتاحی تقریب کے ساتھ ہوا۔ مسجد نور میں مہمان خصوصی مکرم مولانا جلال شمس صاحب نے بصیرت افروز خطاب اور دعا کیساتھ کلاس کا افتتاح کیا جبکہ میونخ میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ میونخ مشن نے اپنے افتتاحی خطاب کے ساتھ کلاس کا آغاز کیا۔

مکرم سید سلیم احمد صاحب گیلانی نیشنل ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس جو سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں نے بتایا کہ ریجن فرانکفرٹ کیلئے ہمارے پاس کوئی مبلغ نہ تھے لیکن عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے پیاسی روحوں کو سیراب کرنے کیلئے اسطرح فضل فرمایا کہ مولانا محمد جلال شمس صاحب جو مغربی جرمنی کے تبلیغی دورہ پر آئے ہوئے تھے اور چوہدری محمود احمد صاحب بی ٹی جو یوگنڈا سے پاکستان جارہے تھے کچھ دن کیلئے پرائیویٹ طور پر فرانکفرٹ قیام کیا ان دونوں مبلغین نے کافی محنت اور لگن کیساتھ طلباء کو دینی علوم سکھائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس نے بتایا کہ مسجد نور میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس میں کل 105 طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ گو بعض جماعتوں اور فرانکفرٹ کے بعض حلقوں سے نمائندگی نہ ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت تعداد میں کافی اضافہ ہوا۔ جبکہ ریجن میونخ کے سیکرٹری تعلیم و تربیت کے مطابق سترہ خدام تربیتی کلاس میں شامل ہوئے۔

انتظامیہ کمیٹی: تربیتی کلاس کے انتظامات کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں نائب ناظم اعلیٰ، منتظم تدریس، منتظم ضیافت، منتظم نظم وضبط، منتظم رجسٹریشن اور منتظم صحت جسمانی نے اپنے معاونین کے ساتھ اپنے اپنے شعبہ میں بڑی محنت کیساتھ کام کیا۔

تدریس پروگرام :- اس کلاس کا بنیادی مقصد طالبعلم کی تربیت و اصلاح اور ان میں دینی علوم کا ذوق شوق پیدا کرنا ہے اسلئے ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے نصاب پروگرام مرتب کیا گیا۔ کلاس کا آغاز صبح نماز تہجد و نماز فجر کی ادائیگی سے ہوتا تدریس کا پروگرام صبح 9 بجے شروع ہوتا اور ایک بجے تک جاری رہتا جس میں قرآن کریم، حدیث، فقہ، علم کلام تجوید القرآن جرمن زبان کے مضامین پڑھائے جاتے۔

تلقین عمل :- تلقین عمل پروگرام ہر روز شام نماز مغرب کے بعد شروع ہوتا جسمیں نیشنل سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے شعبہ کے تعارف کے علاوہ طلباء کو اپنی اخلاقی، اصلاحی، تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کیلئے اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اور طلباء کو اسطرف توجہ دلائی کہ جب آپ واپس جائیں تو آپکے اندر ایک نمایاں تبدیلی ہونی چاہیئے اور جو علوم آپ یہاں سیکھ کر جا رہے ہیں انکو دوسروں تک پہنچائیں۔

مشق تقاریر :- طلباء کو تقریر کے فن سے آگاہ کرنے اور انہیں تقاریر کی مشق کروانے کیلئے ہر روز ایک پیریڈ مشق تقاریر کا ہوتا جس میں متعلقہ منتظم طلباء کو تقریری مشق کرواتے۔ ہر طالبعلم دو تین منٹ تقریر کیلئے سٹیج پر بلایا جاتا بعض طالب علم ایسے بھی تھے جن کا سٹیج پر تقریر کرنے کا یہ پہلا موقع تھا تقریری مشق کا یہ پروگرام کافی دلچسپ رہا۔ مؤرخہ 30 دسمبر 1986 کو طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ کروایا گیا۔

ویڈیو پروگرام :- طلباء کو جلسہ سالانہ 1986، اجتماع کی ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں۔ جو طلباء نے کافی دلچسپی سے دیکھیں۔

آخری دن :- تربیتی کلاس کے آخری دن امتحان ہوا جسمیں طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ اختتامی تقریب میں اول دوم سوم آنیوالے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ خدا کرے کہ ایسی کلاسیں ہمیشہ لگتی رہیں اور پیاسی روحیں دینی علوم سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کیلئے شامل ہوتی رہیں۔

(نمائندہ اخبار احمدیہ)

(بقیہ صفحہ 13 سے آگے)

جائزہ لیں تو خود آپ کا دل بتا دے گا کہ یہاں دیانت داری کے ساتھ یہ لوگ اس بات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں معاشرہ بھی اس طرح کا ہے اقتصادیات بھی اس سے ملتی جلتی ہے۔ سودی نظام نہیں۔ غریب کی نگہبانی ہے سردیوں میں غریب کو کپڑے ملتے ہیں بغیر مانگے۔ اس کی گندم کی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ گرمیوں میں اس کی ضرورت پوری کی جاتی ہے ہونہار طالب علموں کو انتہائی مقام تک تعلیم کیلئے مواقع مہیا کئے جاتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی کسی سے زیادتی اور ظلم نہ کرے عدالتوں میں کسی کی چارہ جوئی ہو یا نہ ہو اگر قضا میں وہ جاتا ہے تو وہاں اسکی چارہ جوئی کی کوشش کی جاتی ہے کوئی نہیں مانتا تو اسکو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ تو جہاں تک دیانت دار کوشش کا تعلق ہے ربوہ میں اسلامی نظام کو نافذ کرنے کی نہایت دیانت دار کوشش کی جا رہی ہے۔

مرتبہ (مقصود احمد)

ماہنامہ انصاراللہ کے خریدار متوجہ ہوں۔

تمام خریدار ماہنامہ انصار اللہ مغربی جرمنی جنکے خریداری نمبر اور بقایاجات نیچے درج کئے گئے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر اپنے بقایاجات مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" یا خاکسار کو ادا کر کے رسید حاصل کریں۔

نوٹ: مرکز سے بذریعہ ڈاک آپکو اطلاع دی جا چکی ہے۔

نمبر شمار	خریداری نمبر	بقایاجات	نمبر شمار	خریداری نمبر	بقایاجات
1	3096	20.00	10	2982	40.00
2	2980	80.00	11	2995	60.00
3	2983	40.00	12	3028	40.00
4	2996	60.00	13	3041	60.00
5	3050	20.00	14	3124	20.00
6	3049	20.00	15	3051	60.00
7	3127	80.00		3092	80.00
8	3091	100.00			
9	2998	40.00			

زعماء مجالس انصاراللہ متوجہ ہوں

تمام زعماء مجالس انصار اللہ جرمنی مندرجہ ذیل کوائف کے متعلق خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں (1) اپنی مجلس کا ماہانہ بجٹ اور اسکی تفصیل۔ (2) مجلس کے ماہانہ اجلاس کی رپورٹ (3) مجلس کی تجنید اور عہدیداران کے نام اور ٹیلیفون نمبر۔

(4) دوستوں کے نام جو ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار ہیں۔

(5) اُن دوستوں کے نام جو کہ اس سال مجلس میں داخل ہوئے۔ (ناظم اعلیٰ انصار اللہ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

مورخہ 16 نومبر بروز اتوار مسجد نور فرانکفرٹ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت امیر صاحب جماعت جرمنی منعقد ہوا جس میں احباب و مستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سید سلیم احمد گیلانی نے کی تلاوت کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر جماعت فرانکفرٹ نے اپنی تقریر میں جلسہ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج ہم اس محسن اعظم کی سیرت طیبہ کے متعلق باتیں سننے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں جس کے پیار شفقت کا دائرہ محض محبوں تک ہی نہیں بلکہ دشمنوں تک اور محض اپنوں تک ہی نہیں بلکہ بیگانوں تک اور محض انسانوں اور جانداروں تک ہی نہیں بلکہ حیوانوں اور بے جانوں تک وسیع تھا۔ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک مطہر زندگی کا ہر رخ اس قدر حسین ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں اور دشمنوں کو بھی اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

مکرم بشارت احمد صاحب قائد مجلس فرانکفرٹ نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ" اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب نے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی اجلاس کی تیسری تقریر مکرم محمد شریف خالد صاحب نائب امیر جماعت جرمنی نے بعنوان لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی۔ آخر پر صدر جلسہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحابہ نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آپ کا اسوۂ حسنہ قرآن کے مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سیرت النبی کا یہ جلسہ کئی ایسے جلسوں سے مختلف ہے جو یہاں منعقد ہوئے۔ مزید آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

اس طرح اس بابرکت تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

قابل تقلید

جماعت احمدیہ DIETZENBACH کے نماز سنٹر بیت السجود میں گذشتہ دنوں ایک تقریب میں شمولیت کا اتفاق ہوا یہ مبارک تقریب کئی لحاظ سے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔

گلشن احمد کی نوخیز کلیاں (اطفال الاحمدیہ) ایک ماہ تک جماعت کی طرف سے دیئے گئے تربیتی پروگرام میں شامل رہنے کے بعد آج اپنے انعامات اور دادِ تحسین وصول کرنے کیلئے حاضر تھے اور انصار اور خدام کی ایک معتدبہ تعداد اُن کی حوصلہ افزائی کیلئے جمع تھی۔

گذشتہ ایک ماہ تک انکی پانچوں نمازوں کی ادائیگی ریکارڈ کی جاتی رہی اور تمام بچوں میں سے ہر بچے نے کوئی نہ کوئی پوزیشن حاصل کی (فالحمدللہ علی ذالک)

صدر جماعت بشارت احمد صاحب نے اپنے خطاب میں اس پروگرام میں مزید اضافہ کرتے ہوئے آئندہ باجماعت نمازوں کی ادائیگی کا لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ اور انہی خطوط پر ریکارڈ کیئے جانے کا ارشاد فرمایا۔ ادائیگی نماز کے علاوہ مسنون دعاؤں کے یاد کرنیکا پروگرام بھی بچوں کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ سر پر ٹوپی رکھنے کی روایت کا خیال رکھنے کی تربیت بھی دیگئی۔ بچوں کی تربیت کیلئے ایسے پروگراموں کا بار بار اور ہر جگہ عمل میں آنا بھی وقت کا ایک لازمی تقاضہ ہے۔

ایڈیٹر اخبار احمدیہ مغفور احمد صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں سے خطاب کیا۔ اُنہیں احمدیت کا سپاہی بننے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کی نئی نسل کی بہتری اور ترقی کے اپنے خاص فضل سے سامان فرمائے

(رپورٹ تیار کردہ از نمائندہ اخبار احمدیہ)

مجلس شوریٰ 86ء بتاریخ 6,7,8 فروری 87ء بمقام کولون:-

انشاءاللہ العزیز جماعت جرمنی کی مجلس شوریٰ (تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق) 6,7,8 فروری 1987ء کو بیت النصر کولون میں منعقد ہوگی نمائندگان اور صدران جماعت اس مجلس میں شمولیت کیلئے تیاری کر رہے ہونگے۔ ایجنڈا بمع قواعد وضوابط نیز تحریری دعوت نامہ آپ کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔

نومبر کے آخر میں (بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث) بعض جماعتوں میں بروقت تاریخ شوریٰ کی تبدیلی کی اطلاع نہ ہوسکی اور بعض احباب کو غیر ضروری تکلیف اٹھانی پڑی۔ خاکسار تہہ دل سے ایسے احباب سے معذرت خواہ ہے۔

مجلس شوریٰ کی کاروائی کامیاب بنانے کیلئے ذوق اور شوق سے تشریف لائیں

آپکی سہولت کیلئے مشن ہاؤس کولون کا ایڈریس اور ٹیلیفون نمبر تحریر ہے۔

EICH HORN STR 2-4
5000 KÖLN. NIPPES
Tel:- 0221-713307

عبدالرحیم احمد
سیکرٹری مجلس شوریٰ
12,1,87

آمین

- عزیزم ظفر احمد صاحب ولد مکرم نذر محمد صاحب خالد آف برلین نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کیا ہے۔
- عزیزم مسرور احمد صاحب ولد مکرم مبارک احمد صاحب آف NEUHOF نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور ختم کیا ہے۔

احباب جماعت سے ہر دو عزیزان کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

- مکرم قریشی شمس الحق صاحب کی والدہ محترمہ پاکستان میں انتقال فرما گئی ہیں۔
- مکرم وسیم احمد صاحب نیشنل ناظم اطفال کی ہمشیرہ پاکستان میں بقضائے الٰہی انتقال فرما گئی ہیں۔
- مکرم منیر احمد صاحب لودھی (والڈراخ) کے والد مکرم محمد یوسف صاحب سابق معلم وقف جدید ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔
- مکرم شیخ منصور احمد صاحب کی والدہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ شیخ عبداللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور میں وفات پا گئی ہیں۔
- مکرم حمید الدین صاحب آف فرانکفرٹ کے ماموں مکرم محمد ابراہیم صاحب امینی 13,1,87 مغربی جرمنی میں وفات پا گئے۔
- مکرم سید سلیم احمد صاحب گیلانی نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت کی والدہ محترمہ پاکستان میں انتقال فرما گئی ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت سے ان مرحومین کے بلندیٔ درجات اور لواحقین کے واسطے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اظہار تشکر

مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ جرمنی ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو انکی والدہ محترمہ کی وفات کے موقع پر تعزیت کیلئے تشریف لائے یا جنہوں نے فون یا خطوط کے ذریعے ہمدردی کا اظہار کیا۔ احباب جماعت مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے واسطے صبر جمیل کیلئے دعا کریں۔

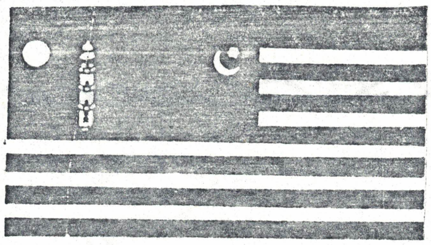

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام کا صفحہ

پیارے خدام اور اطفال بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ بعافیت ہونگے۔ تمام خدام واطفال کو نیا سال مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ آپکے لئے اور جماعت کیلئے یہ سال بابرکت کرے اور یہ سال جماعت کیلئے فتوحات کا سال ہو۔ آمین۔

حضور فرماتے ہیں "ہمیں اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم نے اپنے مقصد ہی کس حد تک پیروی کی کس حد تک اس پیروی سے غافل رہے۔ کونسے موجبات ہیں جو ہمیں پیروی سے غافل رکھنے میں عمل پیرا ہیں۔ کونسے ایسے محرکات ہیں جن کے نتیجہ میں ہم پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں"

پس ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو خالصتاً توحید پر قائم ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس جماعت کے افراد ہیں۔ ہم اسکا اتنا شکر ادا کریں کہ جماعت کے ساتھ ہمارا صحیح تعلق ہو۔ آپ خادم ہیں۔ آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے اس لئے امسال یہ عزم لیکر اٹھیں کہ حضور کے ہر ارشاد پر لبیک اور اپنے قیمتی لمحات میں سے جماعت کو بھی وقت دینگے۔ مجلس کیساتھ آپ کا صحیح تعلق ہو۔ قائد مجلس کے ساتھ ہر رنگ میں تعاون کریں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

فلاح الدین خان

قائدین متوجہ ہوں۔

تمام قائدین کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مجلس شوریٰ کے موقع پر قائدین مجالس کی اہم میٹنگ ہوگی جو قائدین تشریف نہیں لا رہے وہ صدر جماعت نمائندہ شوریٰ کو بطور نمائندہ بھجوائیں۔ (نیشنل قائد)

ضروری اعلان

تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اپنا ایڈریس بمع ٹیلیفون نیشنل قیادت کو ارسال کریں۔

شعبہ اعتماد:

قائدین مجالس ہر ماہ کی دس تاریخ تک ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کیا کریں۔

ماہ اکتوبر 86 کی رپورٹ کارگذاری ارسال کرنیوالی مجالس کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

KÖLN	NÜRNBERG
STADE	WEISENHEIM
TRIER	RADEVONWALD
RATINGEN	SOEST
HEIDELBERG	HAMBURG
BADNAUHEIM	
KOBLENZ	

شعبہ مال

جن خدام نے ابھی تک تحریک "ایوان خدمت" میں حصہ نہیں لیا وہ پچاس مارک کم از کم ادا کرکے اس تحریک میں شامل ہوں۔

چندہ مجلس بمع سٹیٹمنٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ارسال کر دیا کریں۔

شعبہ اشاعت

ایسے خدام جنہوں نے رسالہ "مشکوٰۃ" لگوایا ہو اور انہیں رسالہ جاری نہ ہوا ہو جلد مطلع فرمائیں۔

تجنید:-

قائدین سے درخواست ہے کہ سال 1987ء کی تجنید جلد مکمل کرکے نیشنل قیادت کو ارسال فرماویں

تعلیم و تربیت:- خدام بھائیوں

کیا آپ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں

اصلاح وارشاد:-

کیا آپ باقاعدگی سے تبلیغ کرتے ہیں؟

اگر آپ قربِ الٰہی کی تمنّا رکھتے ہیں!

تو

اِس دور میں تبلیغ پر سب سے زیادہ زور دیں!!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی اہم اور خصوصی پیغام

اسلام چونکہ ایک تبلیغی مذہب ہے اس لئے ہر مسلمان کا یہ فرضِ اولیں ہے کہ وہ حتی الامکان تبلیغ و اشاعتِ دین میں کوشاں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مُسلمہ کے قیام کا بنیادی مقصد ہی یہ بیان فرمایا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران : ۱۱۱) یعنی تم وہ خیر اُمت ہو جو نوعِ انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ ہر آن لوگوں کو نیکی کا حُکم دیتے رہو۔ اور بدی سے منع کرتے رہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں اپنے اس فرضِ منصبی کا احساس رہا فتح و کامیابی اُن کے قدم چُومتی رہی۔ مگر جیسے ہی تبلیغ و اشاعتِ دین کا یہ جذبہ اور تڑپ مفقود ہونا شروع ہوئی، ناکامی و نامرادی ان کا مقدر بنتی چلی گئی۔ تا آنکہ اسلام کا سرسبز و شاداب چمن اپنی تمام رونق کھو بیٹھا۔

اُمتِ مُسلمہ کے خزاں دیدہ چمن پر سینکڑوں سال کا طویل زمانہ گزرنے کے بعد آج ہم پھر اُس مُبارک و مسعود دَور میں داخل ہو چکے ہیں جو فرمانِ الٰہی

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (الفتح : ۲۹)

کے مطابق اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا دَور ہے۔ فی زمانہٖ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثتِ مبارکہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ دینِ اسلام کو اُس دائمی اور عالمگیر رُوحانی غلبہ سے ہمکنار کیا جائے جس کی الٰہی نوشتوں میں پہلے سے بشارت دی جا چکی ہے۔

غلبۂ اسلام کی اِن موعودہ ساعتوں کو قریب سے قریب تر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد تبلیغ و اشاعتِ دین کو اپنی زندگی کا مقصد و نصب العین بنائے۔ خصوصاً آج کے مخدوش اور ناسازگار حالات میں جبکہ علماءِ سُوء اپنے اِس فرضِ منصبی کو یکسر فراموش کر کے غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کی بجائے اپنوں ہی کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہیں، ہماری یہ ذمہ داری پہلے سے دوچند ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔